Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے

نوجوان مبلغین کی ورزشی ٹریننگ ختم ہونے پر آج انہوں نے کور کی یونی فارم میں حضور کے ساتھ فوٹو کھچوایا۔ اس کے بعد حضور نے ہر ایک کے سینہ پر اس کے عہدہ کا نشان اپنے ہاتھ سے لگایا ::

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں ::

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے بعمر ۵۶ سال ۱۴ مارچ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کل ۱۶ مارچ کو نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ مرحوم کی وفات گھوڑی سے گرنے کی وجہ سے اچانک ہوئی۔ ہمیں ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام اور مسلمانوں پر دو موتیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں

"اے خدا ہم تیرے احسانوں کا کیونکر شکر کریں۔ کہ تو نے ایک تنگ و تاریک قبر سے اسلام اور مسلمانوں کو باہر نکالا۔ اور عیسائیوں کے تمام فخر خاک میں ملا دیئے۔ اور ہمارا قدم جو ہم محمدی گروہ ہیں۔ ایک بلند اور نہایت اونچے مینار پر رکھ دیا۔ ہم نے تیرے نشان جو محمدی رسالت پر روشن دلائل ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ہم نے آسمان پر رمضان میں اس خسوف کسوف کا مشاہدہ کیا جس کی نسبت تیری کتاب قرآن اور تیرے نبی کی طرف سے تیرہ سو برس سے پیشگوئی تھی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا۔ کہ تیری کتاب اور تیرے نبی کی پیشگوئی کے مطابق اونٹوں کی سواری ریل کے جاری ہونے سے موقوف ہو گئی۔ اور عنقریب مکہ اور مدینہ کی راہ سے بھی یہ سواریاں موقوف ہونے والی ہیں۔ ہم نے تیری کتاب قرآن کی پیشگوئی وَلَا الضَّالِّين کو بھی بڑے زور شور سے پورے ہوتے دیکھ لیا۔ اور ہم نے یقین کر لیا۔ کہ درحقیقت یہی وہ فتنہ ہے جس کی آدم سے لیکر قیامت تک اسلام کی ضرر رسانی میں کوئی نظیر نہیں۔ اسلام کی مزاحمت کے لئے یہی ایک بھاری فتنہ تھا۔ جو ظہور میں آ گیا۔ اب اس کے بعد قیامت تک کوئی ایسا بڑا فتنہ نہیں۔ اے کریم تو ایسا نہیں ہے۔ کہ اپنے مذہب اسلام پر دو موتیں جمع کرے ایک موت جو عظیم ابتلا تھا۔ اور جو مسلمانوں اور اسلام کے لئے مقدر تھا۔ وہ ظہور میں آ گیا۔ اب اے ہمارے رحیم خدا ہماری روح گواہی دیتی ہے۔ کہ جیسا کہ تو نے نوح کے دنوں میں کیا۔ کہ بہت سے آدمیوں کو ہلاک کر کے پھر تجھے رحم آیا۔ اور تو نے توریت میں وعدہ کیا۔ کہ میں پھر اس طرح انسانوں کو طوفان سے ہلاک نہیں کرونگا۔ پس دیکھ اے ہمارے خدا کہ اس امت پر یہ طوفان نوح کے دنوں سے کچھ کم نہیں آیا۔ لاکھوں جانیں ہلاک ہو گئیں اور تیرے نبی کریم کی عزت ایک ناپاک کیچڑ میں پھینک دی گئی۔ پس کیا اس طوفان کے بعد اس امت پر کوئی اور بھی طوفان ہے۔ یا کوئی اور بھی دجال ہے جس کے خوف سے ہماری جانیں گداز ہو رہی ہیں۔ تیری رحمت بشارت دیتی ہے۔ کہ کوئی نہیں"::

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ مارچ سے ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	چودھری خان بہادر صاحب	ضلع سرگودھا
۲	اشرف بی بی صاحبہ	کشمیر
۳	راج بی بی صاحبہ	قادیان
۴	رمضان بی بی صاحبہ	"
۵	حاکم بی بی صاحبہ	"
۶	رسول بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷	حمیدہ بی بی صاحبہ	قادیان
۸	فضل بی بی صاحبہ	"
۹	صابرہ بی بی صاحبہ	"
۱۰	ریشم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۱	نذیر بیگم صاحبہ	"
۱۲	محمد حسین صاحب	ضلع پشاور
۱۳	محمد شفیع صاحب	ضلع گورداسپور

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۱۴	کپتان چودھری سلطان احمد صاحب	ضلع گجرات
۱۵	احمد کٹی صاحب	مالابار
۱۶	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	ضلع گورداسپور
۱۷	فتح بی بی صاحبہ	"
۱۸	چودھری دسوندھی خان صاحب	ریاست بہاولپور
۱۹	رحیم بی بی صاحبہ	"
۲۰	بی بی صاحبہ	"
۲۱	رشید احمد صاحب	ضلع لدھیانہ
۲۲	فتح محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۲۳	سندھی صاحب	"
۲۴	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	ضلع ڈیرہ غازیخان
۲۵	مسماۃ کمی صاحبہ	ضلع جالندھر
۲۶	غلام محمد صاحب	ضلع گجرات
۲۷	شیخ محمد اکرم صاحب	ضلع مظفر نگر
۲۸	خواجہ محمد ابراہیم صاحب	ضلع منٹگمری
۲۹	امیر خان صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۰	سکھن مائی صاحبہ	"

نمبر	نام	مقام
۳۱	مائی ظہراں صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۲	مائی عائشہ صاحبہ	"
۳۳	نور محمد خان صاحب	"
۳۴	غلام حسین صاحب	"
۳۵	غلام رسول صاحب	"
۳۶	محمد خان صاحب	"
۳۷	فیض احمد خان صاحب	"
۳۸	منظور احمد خان صاحب	"
۳۹	غلام جنت صاحبہ	"
۴۰	غلام سکینہ صاحبہ	"
۴۱	غلام خدیجہ صاحبہ	"
۴۲	دلدار خان صاحب	"
۴۳	رحیم بخش خان صاحب	"
۴۴	مائی صاحبہ اہلیہ دلدار خان صاحب	"
۴۵	مائی آمنہ صاحبہ	"
۴۶	کریم بخش خان صاحب	"
۴۷	چودھری جمال الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۴۸	میاں اللہ دتا صاحب	"
۴۹	چودھری محمد شفیع صاحب	"
۵۰	محمد الدین صاحب	"
۵۱	علی بخش صاحب	"
۵۲	میاں سردار صاحب	"
۵۳	بوٹا صاحب	"
۵۴	بشیر احمد صاحب	"
۵۵	لطیف احمد صاحب	"
۵۶	بی بی ساعت خاتون صاحبہ	سندھ
۵۷	بی بی عزت خاتون صاحبہ	"
۵۸	عائشہ بی بی صاحبہ	ریاست جموں
۵۹	مقبول بیگم صاحبہ	"
۶۰	حلیم بی بی صاحبہ	"
۶۱	مریم بی بی صاحبہ	"
۶۲	گلزار بیگم صاحبہ	"
۶۳	آمنہ بی بی صاحبہ	"
۶۴	نور بیگم صاحبہ	"

نمبر	نام	مقام
۶۵	جیونی صاحبہ	ریاست جموں
۶۶	خانماں بی بی صاحبہ	"
۶۷	مبارک بی بی صاحبہ	"
۶۸	بشیر احمد صاحب	ضلع امرتسر
۶۹	محمد لطیف صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۰	بوڑے خان صاحب	ضلع امرتسر
۷۱	ناظر بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷۲	طالع بی بی صاحبہ	"
۷۳	نعمت علی صاحب	"
۷۴	رحمت علی صاحب	"
۷۵	ہنگا صاحب	"
۷۶	امام دین صاحب	"
۷۷	اسماعیل صاحب	"
۷۸	رشید احمد صاحب	"

نمبر	نام	مقام
۷۹	غلام محمد صاحب	ریاست کشمیر
۸۰	صدر الدین صاحب	ضلع گجرات
۸۱	حمیدہ بیگم صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخان
۸۲	دین محمد صاحب	قادیان
۸۳	سردار خانصاحب ولد رحمت خانصاحب	ضلع گجرات
۸۴	حکیم الٰہی بخش صاحب	سندھ
۸۵	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے)	ریاست رام
۸۶	سردار خانصاحب ولد محمد خانصاحب	ضلع گجرات
۸۷	شریفاں بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۸۸	عبد القدوس صاحب	ریاست میسور
۸۹	محمد حفیظ اللہ خان صاحب	بنگال
۹۰	عبد الکریم صاحب	"
۹۱	مہابت علی صاحب	"

عیدگاہ کے مقدمہ کی مسل ڈپٹی کمشنر کے پاس

بٹالہ ۱۷ مارچ۔ ۱۴ مارچ کو مجسٹریٹ علاقہ کی عدالت میں کورٹ انسپکٹر نے مزید شہادت پیش کرنے کے لئے مہلت طلب کی تھی۔ جو ۱۷ مارچ تک دی گئی۔ آج جب مقدمہ پیش ہوا۔ تو مجسٹریٹ صاحب نے بتایا۔ چونکہ مسل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے طلب کر لی ہے۔ اس لئے آئندہ تاریخ پیشی ۳۰ مارچ مقرر کی جاتی ہے۔ (نامہ نگار)

حضرت مولوی شیر علی صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۵ مارچ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب مولوی صاحب کی صحت اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بھیجا ہے۔

بہادر اور جری احمدی خاتون کو لجنہ اماء اللہ قادیان کی مبارکباد

سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ:-

۵ مارچ لجنہ اماء اللہ قادیان کے ایک غیر معمولی جلسہ میں تجویز کیا گیا ہے کہ حسب ذیل خط لجنہ کی طرف سے اپنی بہن کی خدمت میں بھیجا جائے۔ چنانچہ یہ خط بھیج دیا گیا:-

ہماری بہادر بہن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:-

ہمارے لئے یہ بات بڑی خوشی کا موجب ہوئی۔ کہ آپ نے بڑی جرأت سے سکھ ڈاکوؤں کا بفضلِ خدا کامیاب مقابلہ کیا۔ اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ ہم آپ کو آپ کی اس دلیری اور جرأت پر تہِ دل سے مبارکباد دیتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور ہر ایک احمدی بہن کو اللہ تعالےٰ وقت پڑنے پر ایسی ہی جرأت اور دلیری کی توفیق عطا فرمائے جس کا نمونہ آپ نے پیش کیا ہے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام ہم ہیں جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے ماسٹر عبد العزیز صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جو حال ہی میں افریقہ سے آئے ہیں۔ اپنے نکاح ثانی کے لئے رشتہ کے متلاشی ہیں۔ نظارت ہذا میں ان کی نسبت یہ شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ نظام سلسلہ اور بزرگانِ سلسلہ پر نہایت بے باکانہ طور پر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ ان شکایات کی نسبت دفتر میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اندریں حالات [illegible] ان سے رشتہ کے متعلق [illegible] فیصلہ نہ کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو کب تک اس ضلع میں رکھا جائیگا

(۱)

گزشتہ دو اڑھائی سال سے احرار نے جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز قادیان میں جو فتنہ و فساد شروع کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے خاندان کے خلاف جس درجہ بدزبانی اور فحش گوئی کر رہے ہیں۔ قادیان میں رہنے والے احمدیوں کو جس بے باکی سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بزرگوں کی جان اور احمدی خواتین کی عزت و آبرو کو جس طرح خطرہ میں ڈالا گیا ہے۔ اور حکومت کے قوانین کی کھلم کھلا جو مٹی پلید کی گئی ہے۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ ذمہ وار حکام پر قیام امن اور رعایا کی جان و مال کی حفاظت کے متعلق جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوتے۔ اور ایک شوریدہ سر اور مفسد پارٹی کو جس کا تمام سابقہ ریکارڈ حکومت اور رعایا کے درمیان کشیدگی۔ اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کے جرائم سے پُر ہے۔ قطعاً اس بات کا موقعہ نہ دیتے۔ کہ وہ امن پسند اور پابند قانون جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم روا رکھتی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کے ذمہ وار حکام میں سے بعض نے نہ صرف احرار کو جماعت احمدیہ کے مرکز پر محض فتنہ و فساد کے لئے حملہ آور ہونے سے روکا نہیں بلکہ خود ایسا رویہ اختیار کئے رکھا جس سے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی سخت توہین اور تذلیل ہوتی گئی۔ اور دوسری طرف احراری فتنہ پردازوں کے حوصلے بڑھتے گئے۔

اس بات کا ثبوت اسی وقت سے ملنے لگ گیا تھا۔ جب احرار نے قادیان کی طرف رُخ کیا تھا۔ لیکن اکتوبر ۱۹۳۴ء میں تو اس کے چہرہ سے نقاب بالکل اُٹھ گیا۔ اور دیگر کئی امور کے علاوہ مسٹر شری نگیش صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کا جماعت احمدیہ سے متعلق تذلیل کُن رویہ بالکل نمایاں ہو گیا۔

احرار نے جب جماعت احمدیہ کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانے۔ اور ہر قسم کا نقصان پہونچانے کے لئے قادیان میں بہت بڑے اجتماع کی تیاریاں شروع کیں۔ اور ایسی صورت میں کیں۔ جبکہ اُن کے نمائندے نہ صرف دیگر مقامات میں بلکہ خاص قادیان میں اس قسم کی کھلم کھلا دھمکیاں دے رہے تھے۔ کہ ہم منارہ گرا دیں گے۔ ان کے خلیفہ کی لاش خون میں لوٹتی ہوگی۔ ان کے مکانات کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اس قسم کی سب باتوں کی اطلاع ہماری طرف سے حکام کو دے دی گئی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اور احرار کو قادیان میں جمع ہونے کی اجازت مل گئی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ اجازت افسران بالا نے دی۔ لیکن ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے احرار کی ان فتنہ پردازیوں کی۔ ان امن شکن تقریروں کی۔ ان فساد پھیلانے والے ارادوں کی۔ جن کا اظہار ان کی طرف سے قادیان کی ایک مسجد میں بار بار کیا جا رہا تھا۔ جہاں سرکاری رپورٹر بھی موجود ہوتے تھے۔ اگر صحیح اور پوری اطلاع حکام بالا کو پہونچ جاتی۔ اور انہیں بتا دیا جاتا۔ کہ احرار کی غرض و غایت محض فتنہ فساد پھیلانا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف درشت کلامی کر کے اشتعال دلانا ہے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ وہ قطعاً اس اجتماع کی اجازت نہ دیتے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی ایسی شرمناک حرکات کی گئیں۔ جن کے متعلق آخر حکومت کو بھی مقدمہ دائر کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ ہم سمجھتے ہیں۔ حکام بالا کو صحیح حالات سے ناواقف رکھا گیا تھا۔ اس لئے اجازت حاصل ہو گئی۔

معلوم ہوتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے اس بات کو بہت بڑی کامیابی سمجھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے احرار کی امن شکنی کے متعلق سخت خطرات کا اظہار کرنے کے باوجود احرار کو اجتماع کی اجازت مل گئی ہے اور اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنا رویہ اور زیادہ نمایاں کر دیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر حکومت پنجاب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام جو نوٹس جاری کیا۔ اور جو ایسا غیر منصفانہ اور ناجائز ہے۔ کہ اس کے متعلق ایک شریف انسان کے لئے یہ سمجھنا بھی مشکل ہے۔ کہ ایک مہذب حکومت ایسا حکم جاری کس طرح کر سکتی ہے۔ اس کا باعث آپ ہی کی ذات والا صفات ہوئی۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ جب ایک طرف تو احرار کو قادیان میں اجتماع کرنے کی اجازت مل گئی۔ اور دوسری طرف ان کے جماعت احمدیہ کے بزرگوں اور مقدس مقامات کے متعلق بد ارادوں کی خبریں پہونچیں۔ اور باوجود اس قسم کے خطرات سے ڈپٹی کمشنر اور دوسرے حکام کو مطلع کر دینے کے ۱۵- اکتوبر تک جبکہ احرار کے اجتماع میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا۔ کوئی قابل اطمینان صورت نظر نہ آئی۔ تو تجویز کی گئی۔ کہ خود حفاظتی کے طور پر دو اڑھائی ہزار آدمی ضلع گورداسپور کے بلا لئے جائیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۵- اکتوبر کو ناظم صاحب کار خاص کو یہ ہدایت دی۔ اور اسی دن مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ اور انہوں نے دوران ملاقات میں ذکر کیا۔ کہ باہر سے آدمی بلوانے کے متعلق انہوں نے کوئی تحریر دیکھی یا سُنی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق اظہار استعجاب فرماتے ہوئے کہا۔ ہدایت تو میں نے آج ہی دی ہے۔ اور اس پر ابھی تک عمل نہیں ہوا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب سی۔ آئی۔ ڈی یہ کہکر گورداسپور چلے گئے۔ کہ میں ضروری انتظام کرا دوں گا۔ آپ باہر سے آدمی نہ بلائیں تو دوسرے دن انہیں تحریری طور پر اطلاع بھیجدی گئی۔ کہ آپ کے چلے جانے کے بعد ایک چٹھی کے بھیجے جانے کا پتہ لگا ہے۔ جو ناظر امور عامہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اطلاع کے بغیر بھیجی۔ اگر آپ کے وعدہ کے مطابق انتظام ہو جائے۔ تو اس چٹھی کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب جب خود بمعیت دو سپرنٹنڈنٹ صاحبان پولیس قادیان آئے۔ تو انہیں جماعت احمدیہ کے ذمہ وار اصحاب نے غیر مشتبہ الفاظ میں کہدیا۔ کہ اب وہ چٹھی منسوخ کر دی جائے گی کیونکہ حکومت کی طرف سے جو انتظام کیا گیا ہے۔ اس پر ہمیں پوری تسلی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سے یہ گفتگو ۱۶- اکتوبر کو اس وقت ہوئی۔ جبکہ قادیان سے ڈاک روانہ ہو چکی تھی۔ اس لئے دوسرے دن یعنی ۱۷- اکتوبر کو گفتگو کے بعد سب سے پہلی ڈاک جو روانہ ہوئی۔ اس میں جماعتوں کو اطلاع بھیجدی گئی۔ کہ ان کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ اطلاع انہیں قادیان کے لئے روانہ ہونے کی تاریخ سے قبل پہونچ سکتی تھی۔ چنانچہ پہونچی۔ اور انہوں نے اس کی تعمیل کی۔

پہلی اطلاع کو منسوخ کرنے والی چٹھی جو بھیجی گئی۔ اس کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی برائے اطلاع بھیجدی گئی۔ اور سمجھ لیا گیا۔ کہ حکومت پر ہم نے جو اعتماد کیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے گی لیکن ہوا کیا؟ یہ کہ ۱۷- اکتوبر کو ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے مجسٹریٹ علاقہ نے رات کے گیارہ بجے ایک نوٹس لا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "چونکہ حکومت پنجاب کو تسلی ہے۔ اور چونکہ یہ باور کرنے کے معقول قرائن موجود ہیں۔ کہ تم مرزا بشیر الدین محمود احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور لوگوں کو قادیان بلا رہے ہو اس غرض سے کہ وہ مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ کی اس کانفرنس پر جو کہ وہ ۲۱ لغایت ۲۳ اکتوبر یا اس کے قریب قادیان یا اس کے قرب و جوار میں کرنا چاہتے ہیں۔ موجود رہوں۔ اور چونکہ تمہارا یہ فعل امن عامہ میں خلل ڈالنے والا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ پنجاب تمہیں زیر دفعہ ۳ (۱) پنجاب کرمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء ہدایت کرتی ہے۔

کہ (۱) تم ایسے تمام دعوت ناموں کو جو ان تاریخوں پر لوگوں کو قادیان بلانے کے لئے تم نے بھیجے ہیں۔ یا تمہارے زیر حکم بھیجے گئے ہیں منسوخ کردو (۲) ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی شخص یا اشخاص کو قادیان بلانے کی غرض سے کوئی دعوت نامہ مت بھیجو۔ (۳) ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء تک نہ کوئی جلسہ قادیان میں کرو۔ نہ جلسہ کرنے میں مدد دو۔ (۴) ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی ایسے شخص کا جس کو تم نے بلایا ہو۔ قادیان میں استقبال کرنے یا اس کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام کرنے سے محترز رہو"۔

یہ تھا وہ سراسر نامعقولیت سے پُر اور بے بنیاد وجوہات پر مبنی نوٹس۔ جو مسٹر شری نگیش ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی مہربانی اور ان کی وساطت سے جاری ہوا۔ اور جس نے جماعت احمدیہ کے تمام چھوٹے بڑے افراد کے سینہ میں اتنا بڑا ناسور پیدا کر دیا ہے۔ کہ جو قیامت تک بھی مندمل نہیں ہوگا۔

یہ ایک یقینی اور ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا حقیقت تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس موقعہ پر باہر کے احمدیوں کو قادیان میں آنے کے لئے قطعاً کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔ اور اس میں بھی شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی کہ آپ کے زیر حکم بھی کوئی بلانے کی دعوت نہیں بھیجی گئی تھی۔ باوجود اس کے حکومت کے پاس "یہ باور کرنے کے لئے معقول قرائن" جو موجود تھے۔ وہ ضلع گورداسپور سے حکومت کے سب سے بڑے نمائندہ کے ہی فراہم کردہ ہو سکتے تھے۔ اور اس نمائندہ کو جہاں یہ بتا دیا گیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا اس دعوت نامہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ جو بھیجا گیا۔ اور نہ آپ کو اس وقت جبکہ وہ بھیجا گیا۔ اس کا علم تھا وہاں زبانی اور تحریری طور پر یہ اطلاع بھی دے دی گئی تھی۔ کہ اس دعوت نامہ کو منسوخ کر کے لوگوں کو اس موقعہ پر آنے سے منع کر دیا گیا ہے مگر باوجودیکہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس بات کا یقینی علم ۱۶ اکتوبر کو ہو گیا۔ اور باوجود ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کی موجودگی کے ۱۷ر اکتوبر کو تین بجے تک حکومت کو اس کی اطلاع نہ دی جبکہ ایک سپیشل انسپکٹر مذکورہ بالا نوٹس لے کر لاہور سے روانہ ہوا۔ گویا ۲۰ گھنٹہ کا وقفہ ہونے کے باوجود ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے حکومت کو صحیح اطلاع نہ دی۔ تاکہ وہ اس قسم کا جگر دوز اور پر الم نوٹس جاری کرنے کی غلطی سے بچ سکتی۔ پھر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس نوٹس کے جاری ہونے کا علم ہوا اس وقت بھی وہ حکومت کے سامنے صحیح پوزیشن رکھ سکتے تھے۔ اور اس کے غلط بناء پر مبنی ہونے کی وجہ سے اس کی منسوخی کی طرف توجہ دلا سکتے تھے۔ مگر یہ بھی نہ کیا گیا۔ اور ضروری سمجھا گیا۔ کہ اس سراسر نامعقول نوٹس کی تعمیل کرائی جائے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے قلب و جگر پر ایسا چرکہ لگایا جائے۔ جسے وہ کبھی نہ فراموش کر سکے۔

بے شک یہ نوٹس جس کا ایک ایک لفظ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے زہر میں بجھے ہوئے تیر کا حکم رکھتا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری ہوا۔ مگر اس کی بہت بڑی ذمہ داری ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے صحیح حالات سے واقف ہونے کے باوجود ان کے متعلق حکومت کو وقت پر اطلاع نہ دی۔ اور وہ غلط قدم اٹھا کر جہاں دنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والے لاکھوں انسانوں کے لئے قلبی اذیت کا باعث بنی۔ وہاں ہر معقولیت پسند انسان کے نزدیک قابل مضحکہ اور کوتہ اندیشی بھی ٹھہری بھلا وہ حکومت جو ایک امر کے متعلق یہ اعلان کرے کہ اسے باور کرنے کے لئے اس کے پاس معقول قرائن ہیں۔ بحالیکہ اس کے پاس ایک بھی معقول قرینہ نہ ہو اس کی بے خبری میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ پھر جب وہ اسی بناء پر لاکھوں انسانوں کی ایک مذہبی جماعت کے پیشوا کے نام پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت نوٹس جاری کرے۔ تو اس کی کوتہ اندیشی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پیشوا وہ ہے جس کے احسانات کے نیچے حکومت دبی ہوئی ہے۔ جو ہر مشکل وقت حکومت کے لئے بہترین مددگار ثابت ہو چکا ہے۔ اور جس نے ہمیشہ نہ صرف اپنی جماعت سے قانون کی پابندی کرائی۔ بلکہ دوسروں کو بھی قانون کے اندر رہنے کی تلقین کی۔ اور اس بات کو حکومت کے اعلے افسر تسلیم کر چکے ہیں۔ مگر اس کی بہت بڑی ذمہ داری ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور پر عائد ہوتی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت نے یہ نہایت غلط اور سراسر نامعقول قدم موجودہ نوجوان ڈپٹی کمشنر کی وجہ سے ہی اٹھایا۔ ورنہ اس موقعہ پر اگر کوئی اور غیر جانبدار منصف مزاج اور تجربہ کار ڈپٹی کمشنر ہوتا تو یقیناً صورت حالات اس سے بالکل مختلف ہوتی اور حکومت کے ماتھے پر بھی یہ کلنک کا ٹیکہ نہ لگتا۔

کہ وہ اپنے بہترین وفاداروں اور امن پسندوں کی قدر کرنا تو الگ رہا۔ ان کے نازک ترین جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا بھی ضروری نہیں سمجھتی۔

حکومت پنجاب کا وہ نوٹس جو اوپر درج کیا گیا ہے جاری ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گزر رہا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ آج بھی اس کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے اسی طرح سوہان روح بنا ہوا ہے جس طرح پہلے دن بنا تھا۔ اور ساری عمر بنا رہے گا۔ پھر ہم کیا ہماری آئندہ نسلیں بھی اس کا ایک ایک لفظ اسی طرح اپنے سامنے رکھیں گی۔ جس طرح زندہ اور باغیرت قومیں ایسے چرکوں کو پیش نظر رکھا کرتی ہیں۔ اور کبھی یہ بات نہ بھولیں گی۔ کہ ایک ڈپٹی کمشنر کی وجہ سے جس کا نام شری نگیش تھا۔ ہمارے مقتدا اور امیر المومنین کے نام بلا وجہ اور بغیر تحقیق وہ نوٹس جاری کیا گیا۔ جو قانون شکن اور حکومت کا تختہ الٹنے والے لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ اور اس میں اس انسان کے متعلق جس کے ایک اشارہ پر لاکھوں انسان اپنی جانیں تک قربان کر دینا باعث فخر سمجھتے تھے۔ نہایت ہی نالائم اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔

ہم اس موقعہ پر ان جذبات اور احساسات کی تشریح میں نہیں جانا چاہتے۔ جو اس نوٹس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے قلوب میں پیدا ہو چکے ہیں۔ اور نہ اس رنج و الم کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس نوٹس کے ایک ایک حرف سے ہماری جماعت محسوس کر رہی ہے۔ البتہ حکومت سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جب موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے متعلق سمجھتی ہے۔ کہ اس نوٹس کے اجرا کی بہت بڑی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اور وہ ان کی سہل انگاری اور عدم تدبر کی وجہ سے جاری ہو کر جماعت احمدیہ کے قلب و جگر کو چھیدنے کا باعث بنا۔ تو کیا اس کی مصلحت شناسی اور دور اندیشی کا یہی تقاضا ہے۔ کہ اسی ڈپٹی کمشنر کو مرکزی جماعت احمدیہ پر مسلط رکھے۔ اور کیوں اس نے ابھی تک یہ ضرورت محسوس نہیں کی۔ کہ جو شخص ایک علاقہ میں ایسے نازک حالات پیدا کر دینے کا موجب سمجھا جا رہا ہے۔ اسے کسی اور ایسے علاقہ میں بھیج دیا جائے جسے ابھی تک اس کے قدوم کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

ایک دلربا نغمہ

مجھے ایک دلربا نغمہ سنائی دیا۔ وہ نغمہ جس کی گونج سے تھرا اٹھنے کی سینکڑوں برس سے آسمان کی بلندیوں کو انتظار تھا۔ اس نے آفاق کی مقدس ترین صدا تو اور فطرت اسلام کی بے عدیل رعنائیوں میں پرورش پائی ہے

وہ بلند ہوا اور اپنی روح پرور رنگینیوں کے ساتھ کائنات میں گونج رہا ہے۔ دنیا کی زندگی نے اس کے انقلاب انگیز تاثرات کا خیر مقدم کیا ہے

—— کس قدر اچھا نغمہ ہے جس کی روح ترنم سے مردے بھی حرکت میں آ رہے ہیں۔ ہر انسان کو اسے سیکھ لینا چاہئے وہ فطرت کے رنگین اوراق پر لکھا ہوا ہر جگہ موجود ہے

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

غلط اور مغالطہ آمیز اتہام

۶

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے اعتراضات کا جواب دینے میں بُری طرح ناکام رہنے کے بعد ڈاکٹر اقبال نے احمدیت کے خلاف اُس بغض و عناد سے مجبور ہو کر جو ان کے سینہ میں آج کل پرورش پا رہا ہے۔ بعض وہ اُمور پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کے ماتحت ان کے نزدیک احمدیت قابلِ قبول چیز نہیں۔ مگر اس ضمن میں انہوں نے عامۃ الناس کو مشتعل کرنے کے لئے سب سے پہلے وہی ہتھیار استعمال کیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے دقیانوسی مُلّا ہمارے خلاف عقل و خرد کو بالائے طاق رکھ کر استعمال کیا کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ احمدی بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ماتحت نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ چونکہ ڈاکٹر اقبال احمدیت کے لٹریچر سے قطعاً ناواقف ہیں۔ اس لئے اپنے الزام کا کوئی ثبوت پیش کرنے کی بجائے وہ جوشِ غیظ و غضب میں معقول تنقید کی حدود کو پھاند کر افتراء و بہتان کی اس پُرخار وادی میں جا گھسے ہیں۔ جہاں ان کا دامنِ علم تار تار ہوتا نظر آرہا ہے۔ اور ان کی کوتاہ علمی عقل و خرد رکھنے والوں کے نزدیک مایۂ تضحیک ثابت ہو رہی ہے۔

احمدیت کے خلاف عجیب دلیل

مثلاً ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"تحریکِ احمدیت کے بانی کا استدلال یہ ہے کہ اگر پیغمبرِ اسلام کی روحانیت کوئی دُوسرا پیغمبر پیدا کرنے سے قاصر ہے۔ تو یقیناً وہ روحانیت نامکمل اور ناتمام ہے۔ وہ اپنی پیغمبری کو پیغمبرِ اسلام کی روحانیت کی قوتِ تولید کا نتیجہ قرار دے رہا ہے۔ لیکن جب اس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا پیغمبرِ اسلام کی روحانیت ایک سے زائد پیغمبر و ں کی تخلیق پر قادر ہے۔ تو وہ اس بات سے صریح انکار کر دیتا ہے۔ اور اس انکار کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نہیں۔ بلکہ میں خاتم النبیین ہوں"!!

اس کی مزید وضاحت وہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"اس نے پیغمبرِ اسلام کو صفتِ خاتمیت سے محروم کر کے اس کی پیغمبر آفریں روحانیت کو صرف ایک پیغمبر یعنی اپنی ذاتِ گرامی کی تولید تک محدود قرار دے دیا ہے۔ اس طریق سے جدید نبوت کے مدعی نے اپنے روحانی باپ کی خاتمیت پر کلہاڑا مارا ہے"

اس استدلال کے دو حصے ہیں پہلا حصہ وہ ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم الشان قوتِ قدسیہ کے پیشِ نظر جماعت احمدیہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امتِ محمدیہ میں سلسلۂ نبوت کے اجراء کی قائل ہے۔ اور دُوسرا حصہ وہ ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب سوال کیا جائے۔ کہ کیا امتِ محمدیہ میں آپ کے سوا کوئی اور نبی بھی آسکتا ہے۔ تو وہ انکار کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت کو صرف ایک پیغمبر یعنی اپنی ذاتِ گرامی کی بعثت تک محدود سمجھتے ہیں۔

امتِ محمدیہ میں سلسلۂ نبوت کا اجراء

وہ لوگ جنہیں جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے واقفیت ہے۔ جانتے ہیں۔ کہ اس استدلال کا پہلا حصہ بالکل درست ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ اس یقین اور وثوق پر قائم ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امتِ محمدیہ میں آپ کی غلامی میں نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور جو شخص اس سلسلۂ نبوت کو بند سمجھتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ ابتر قرار دیتا۔ اور آپ کے فیضانِ عظیم کے دروازہ کو مسدود کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "چشمۂ مسیحی" میں تحریر فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں ہمیں تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں کا وارث ٹھہراتا ہے اور اس امت کو خیر الامم قرار دیتا ہے۔ پس بلاشبہ خدا تعالیٰ کا حسن اور احسان جو سرچشمہ محبت کا ہے سب سے زیادہ اُس پر ایمان لانا ہمارے حصہ میں آگیا ہے۔ اور مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں۔ جو اس کے کمال حسن اور احسان کے انکاری ہیں۔ ایک طرف تو اس کی مخلوق کو اس کی صفاتِ خاصہ میں حصہ دار ٹھہرا کر توحید باری پر دھبہ لگاتے۔ اور اس کے حسنِ وحدانیت کی چمک کو شراکتِ غیر سے تاریکی کے ساتھ بدلتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دُوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔ وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ موسےٰ نبی زندہ چراغ تھا۔ جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیحؑ اسی کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجا لا کر اور موسےٰؑ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم اولادِ نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی۔ محروم رہے۔ اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی۔ جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ قول ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین بے معنے رہا۔ ظاہر ہے کہ زبانِ عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے حصول کی دُوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے۔ جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیضان سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سراسر مذمت اور اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے۔ کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے اور روحانی اُمور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا۔ تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فیضِ روحانی نہیں۔ تو پھر دُنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا جس نے دُعا تو یہ سکھلائی۔ کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا۔ کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔ لیکن اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے۔ تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بیوقوف ہے۔ جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گزشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گزشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا۔ جیسا کہ موسےٰ کی ماں اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔

اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں۔ کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اس لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ کوئی مسیح باہر سے آئے۔ بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنےٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اس عاجز کو بنایا۔"

بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق بہتان طرازی

نوٹ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی سمجھتی اور آپ کے فیوض کا دروازہ قیامت تک کھلا تسلیم کرتی ہے۔ اور ایک لحظہ کے لئے بھی یہ امر ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی غلامی میں نبی نہیں آ سکتا۔ یا صرف ایک ہی آ سکتا ہے۔ لیکن دوسرا امر جو انہوں نے بیان کیا۔ وہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت ہی ناروا بہتان اور افترا ہے۔ اور ہم نہیں سمجھ سکتے۔ انہوں نے کیوں اس قدر کھلی غلط بیانی کی

ڈاکٹر اقبال کا بیان ہے۔ کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ سے سوال کیا جائے۔ کہ آیا پیغمبر اسلام کی روحانیت آپ کے سوا کسی اور پیغمبر کی تخلیق پر بھی قادر ہے۔ تو وہ اس سے صریح انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں بروزی رنگ میں ایک نبی کیا ہزار نبی بھی آ سکتے ہیں۔ اور جب بھی خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے ان کی ضرورت محسوس کریگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں کسی کو نبوت کا مقام عطا فرما کر اہل عالم کی طرف مبعوث فرما دے گا۔

چنانچہ ایک غلطی کا ازالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں۔ کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آ جائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے" (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ)

اس جگہ نبوت کو بصیغہ جمع لکھنا صاف طور پر بتاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خدا تعالےٰ کے انبیاء ضرورت حقہ پر مبعوث ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ "نبوتیں اور پیشگوئیاں" کے الفاظ کا اطلاق ایک سے زیادہ انبیاء کی نبوتوں پر ہی ہو سکتا ہے۔

پھر ڈاکٹر ڈوئی کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اشتہار میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ)

اس دعا سے بھی ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس طرح انبیاء کا سلسلہ ہمیشہ سے دنیا میں جاری رہا۔ اسی طرح ہمیشہ جاری رہیگا اور قادر اور کامل خدا جس طرح پہلے نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اسی طرح آئندہ نبیوں پر بھی ظاہر ہوتا رہیگا

"لیکچر سیالکوٹ" میں فرماتے ہیں:۔ "خدا انہیں تاکید کرتا ہے۔ کہ پانچ وقت یہ دعا کرو۔ کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں۔ وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا۔ کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔" (صفحہ ۳۲)

یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے انبیاء کا امت محمدیہ میں وقتاً بعد وقت آنا تسلیم فرمایا ہے۔ پھر حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں "اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (صفحہ ۹۷)

تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (صفحہ ۲۵)

پھر اپنا مذہب ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ "ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

ڈاکٹر اقبال کی قائم کردہ باطل بنیاد

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات پر کامل یقین اور ایمان رکھتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ کے لئے کھلا ہے۔ آپ اسے زندہ دین کی حقیقی علامت تصور فرماتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہی مفہوم لیتے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی ہے۔ اور آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے مگر ڈاکٹر اقبال اس کے صریح خلاف یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغمبر اسلام کی "پیغمبر آفریں روحانیت کو صرف ایک پیغمبر یعنی اپنی ذات گرامی کی تولید تک محدود قرار دیا ہے" اور اس کے بعد یہ انوکھا نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ "اس انکار کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں بلکہ میں خاتم النبیین ہوں"۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اس "انکار" کا جسے ڈاکٹر اقبال پیش کر رہے ہیں۔ کہیں ثبوت نہیں ملتا۔ پس جبکہ ان کا بنیادی اصل ہی باطل ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف "دعویٰ خاتم النبیین" کا انتساب بھی کسی صورت میں درست نہیں کہلا سکتا۔

لفظ خاتم اور ڈاکٹر اقبال

مختصراً اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال عامۃ الناس کی تقلید اختیار کرتے ہوئے خاتم النبیین کے الفاظ کا یہ مفہوم سمجھ رہے ہیں۔ کہ "نبیوں کو ختم کرنے والا" اسی بناء پر انہوں نے اس فرضی نظریہ پر کہ بانی سلسلہ احمدیہ اپنے بعد کسی اور نبی کے آنے کے قائل نہیں یہ حاشیہ آرائی کی ہے۔ کہ اس صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ ٹھہرے۔ بلکہ خاتم النبیین حضرت مرزا صاحب ہوئے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ خاتم کے معنی ختم کرنے والے کے ہرگز نہیں۔ بلکہ انگوٹھی یا مہر کے ہیں۔ اس کی تائید میں اگرچہ بہت سے شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم صرف دو شعر پیش کرتے ہیں۔ جو خود ڈاکٹر اقبال نے کہے اور جن میں انہوں نے خاتم کے معنی انگوٹھی لئے ہیں۔ ایک جگہ جلوہ حسن کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

آہ موجود بھی وہ حسن کہیں ہے کہ نہیں
خاتم دہر میں یارب وہ نگیں ہے کہ نہیں

دوسری جگہ "بلاد اسلامیہ" کے زیر عنوان مدینہ منورہ کی تعریف میں یہ شعر لکھتے ہیں۔

خاتم ہستی میں تو تاباں ہے مانند نگیں
اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں

دونوں جگہ لفظ خاتم کو انہوں نے انگوٹھی کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

اسی طرح بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر نہ ان معنوں میں کہ آپ نے نبیوں کو ختم کر دیا۔ بلکہ ان معنوں میں کہ آپ نبیوں کی انگوٹھی ہیں۔ اور انگوٹھی کے دو کام ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ ہاتھ کے لئے زینت کا کام دیتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ انگلی کو گھیر لیتی ہے۔ اور اس کا احاطہ کر لیتی ہے۔ اس لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ جملہ انبیاء کے لئے زینت کا باعث ہیں۔ اور یہ کہ آپ نے تمام انبیاء کے کمالات کا احاطہ کر لیا ہے۔ کوئی کمال کسی نبی کا ایسا نہیں جو آپ میں نہ ہو۔ پھر خاتم کے عربی زبان کے لحاظ سے دوسرے معنی مہر ہیں۔ اور مہر کی ایک غرض تصدیق ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ رسول کریم تمام نبیوں کے مصدق ہیں۔ اسی کی طرف قرآن کریم کی آیات مصدق لما معکم اور مصدقا لما بين يديه وغیرہ اشارہ کرتی ہیں۔ مہر کا دوسرا کام جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ یہ ہوتا ہے کہ جیسی مہر ہوتی ہے۔ ویسی ہی اس کے نقش سے چیزیں بنتی ہیں۔ پیسوں کی مہر سے پیسے بنیں گے روپوؤں کی مہر سے روپے اور پونڈ کی مہر سے پونڈ بنیں گے۔ اس مشابہت کے لحاظ سے خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مطابعت روحانی طور پر نبی تراش ہے۔ اور آپ کی غلامی میں نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے۔

غرض خاتم کے کوئی معنی لئے جائیں انگوٹھی لئے جائیں یا مہر ان کے رو سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ

سرکل آف اسلامک سٹڈیز لاہور کے پبلک جلسہ میں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں

لاہور ۱۵ مارچ بروز اتوار ۲ بجے دن جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کے زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پنجاب لٹریری لیگ ہال میں اہل علم کے ایک ممتاز مجمع کے سامنے "حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں" کے موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ اور احمدیت کی روشنی میں اس مسئلہ کے متعلق اپنی تحقیقات پیش فرمائی۔

آپ نے بیان فرمایا۔ اس واقعہ کو بائیبل نے قصہ کے رنگ میں نہایت ناقص طریق پر پیش کیا ہے۔ آپ نے عیسائیت کا تصور پیش کرنے کے بعد قرآن کریم کے رُو سے اس نازک مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ اسی آدم سے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ مخلوقات کی ابتداء ہوئی۔ بلکہ لا یعلم جنود ربک الا ھو کے مطابق پہلے بھی خدا تعالیٰ کی لاتعداد مخلوقات پیدا ہوتی چلی آئی۔ آدم علیہ السلام اس ارتقاء کی ایک کڑی تھے۔ آپ کے ذریعہ ایک روحانی اور اخلاقی عالم کی ابتداء ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اس لئے مبعوث فرمایا۔ کہ بنی نوع انسان کو اعلیٰ تمدن اور اخلاقِ فاضلہ سکھائیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ علوم کا آغاز ہوا۔ ذاتِ باری نے آپ کو نیکی اور بدی کے باریک سے باریک فرق سے آگاہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ شیطان بعض دفعہ نیکی کے راستہ سے بھی آتا ہے۔ جیسا کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک شجر کے فوائد کا لالچ دے کر اس کا پھل کھانے پر آمادہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو نیکی اور بدی میں تمیز کی اعلیٰ قوت عطا فرمائی آپ نے اس سوال کا نہایت لطیف جواب دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت آدمؑ نے گناہ کر کے ذاتِ باری کی نافرمانی کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات سے بتایا۔ کہ ان میں صاف صاف ذکر ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے سہو ہوا۔ اس کی یہ بھی غرض تھی۔ کہ ذاتِ باری کی عفو کی صفت کا اظہار ہو۔ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔ اور ابلیس کو آگ سے۔ اس کی آپ نے نہایت لطیف تشریح فرمائی۔ اور علّم آدم الاسماء کلھا کا فلسفہ بیان کیا علّم الاسماء سکھانے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کا دماغ ارتقاء کے اعلیٰ مدارج طے کر چکا تھا۔

آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ ہر زمانہ کا نبی وقت کی ضرورت کے لحاظ سے آیا۔ اور جس قسم کی بدی دُنیا میں پیدا ہوئی۔ اسی لحاظ سے انبیاء نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر دُنیا کو ہدایت کا رستہ دکھایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے موجودہ دور کے ابتدائی انسانوں کو اشجار پرستی سے چھڑا کر وحدتِ الٰہی کا رستہ دکھایا۔ عیسائی حضرت آدم علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ مگر شاہ بلوط کے درخت سے ان کی عقیدت بتاتی ہے۔ کہ یہ اسلام کی اعلیٰ وحدانیت کے سامنے ہیچ ہے۔ آپ نے انسائیکلوپیڈیا کے حوالوں سے بتایا۔ کہ کس طرح مختلف قومیں اب بھی شجر پرستی کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ پیپل کی چند شاخیں کاٹنے پر اب بھی بدقسمت ہندوستان میں انسانوں کا خون بہا دیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ میں فلسطین میں تھا۔ وہاں میں نے اپنی کوٹھی کے احاطہ سے چند درخت کٹوانے چاہے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے صفائی اچھی طرح نہ کی جا سکتی تھی۔ مگر وہاں کے لوگ انہیں مقدس سمجھتے تھے۔ اس لئے بے حد جھگڑا ہوا۔ اور بالآخر جھگڑا ختم کرنے کے لئے وہ مکان مجھے چھوڑنا پڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے حیوان پرستی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارہ پرستی چھڑا کر بھٹکی ہوئی مخلوق کا اپنے مولا سے تعلق پیدا کیا۔

جناب شاہ صاحب نے ایک گھنٹہ نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ تقریر کے آخر میں جناب حافظ سید طلحہ صاحب پروفیسر اورینٹل کالج نے بعض مسائل کی مزید وضاحت چاہی۔ جن پر روشنی ڈالی گئی۔ کالجوں کے طلباء نے بھی آپ سے سوالات دریافت کئے۔ آپ نے ہر سوال کا جواب نہایت وضاحت سے دیا۔

آخر میں صدر جلسہ نے سرکل کی طرف سے جناب شاہ صاحب کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور دو گھنٹہ کے بعد یہ پُر لطف علمی محفل برخاست ہوئی۔ (خاکسار عبدالوہاب عمر)

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان تبلیغ

برادران! اگر اس زمانہ کو زمانۂ اشاعت کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمارے لئے سلطان القلم کو مبعوث فرما کر بتا دیا ہے۔ کہ آج اسلام کی تبلیغ پریس کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہونچے گی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اس سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور وہ علوم اور معارف جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں مرقوم ہیں۔ دُنیا تک پہونچائیں۔

برادران! آج دنیا اس آسمانی پانی کے لئے تڑپ رہی ہے۔ جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اور جو یہ ہے:-

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر ۔۔۔ میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ۔۔۔ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

چونکہ مخلوقِ خدا کی پیاس بجھانا آپ کا کام ہے۔ اس لئے میں آپ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ آیئے ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اور اس پانی کو خشک علاقوں میں پہونچانے کا ثواب حاصل کریں۔ میری التجا یہ ہے۔ ہر سیکرٹری تبلیغ بالخصوص اور ہر احمدی بھائی بالعموم جس کی نظر سے یہ سطور گذریں۔ مجھے اپنے گاؤں یا شہر کے معزز مسلمان غیر احمدی اصحاب کے مکمل پتے روانہ فرمائیں۔ تا ایسے اصحاب کو تبلیغی لٹریچر پہونچایا جائے۔

میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ کسی شخص کو اگر دور سے کوئی چیز موصول ہو۔ تو وہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس پر غور کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ کام بہت مصارف چاہتا ہے۔ لیکن اس کی برکات بھی بے شمار ہیں۔

میرا یہ بھی تجربہ ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے ریل میں تقسیم لٹریچر نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ مسافر سفر میں خالی الذہن ہوتا ہے۔ اس لئے اسے غور کرنے کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔ پھر بوجہ اپنے خانگی مشاغل سے فارغ ہونے کے اور بباعث غریب الوطن ہونے کے اس میں انکسار پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں حق کو پیش کرنا یقیناً مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ بھی اس کا تجربہ کریں۔ اور مجھے پتے روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار عبدالحکیم احمدی C-293 منٹو روڈ۔ نئی دہلی)

امرتسر کے ایک جلسہ میں احرار کی تہذیب و شرافت کا پردہ چاک

مولوی ظفر علی صاحب پر حملہ اور گالیوں کی بوچھاڑ

احراری سانپوں کو دودھ پلانے کا نتیجہ

امرتسر ۱۴ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ مسجد خیرالدین میں نیلی پوشوں کا جلسہ تھا۔ جس کے صدر شیخ صادق حسن صاحب رئیس اعظم امرتسر سابق ممبر اسمبلی تھے۔ آپ جب صدارتی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو احراری لفنگوں نے شور مچا دیا۔ کہ یہ ٹوڈی اور سرکار پرست ہے۔ اسے صدارت سے معزول کیا جائے۔ اسی شور ہنگامہ میں صدر نے اپنی تقریر جب ختم کی۔ اور مولوی ظفر علی خاں صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو پھر احرار معنا پردازوں نے ہلڑ مچا دیا۔ جب شور و شر کچھ کم ہوا۔ تو مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے کہا۔ میں احرار کا جنم داتا ہوں۔ میں نے ہی احرار کو پبلک سے روشناس کرایا۔ فن تقریر و تحریر سکھایا۔ لیکن آج یہ میرے ہی خلاف فتنہ پردازی کرنے لگ گئے ہیں۔ ہزاروں روپیہ مسلمانوں کا بٹیر ڈکار لئے ہضم کر گئے۔ جب لاہور میں مسجد شہید ہوئی۔ تو بالاخانوں میں پلاؤ قورمہ کھانے میں مصروف رہے اور مسلمان خاک و خون میں لت پت ہوتے رہے۔ شہداء کے متعلق فتویٰ دیا۔ کہ وہ کتے کی موت مرگئے۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو موچی دروازے کے غدار اور غنڈے قرار دیا۔

مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے ہیں۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے۔ بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے۔ کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی کبھی تم نے تبلیغ اسلام کی۔ احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے۔ جو تن من دھن اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر۔ لاہور میں مسجد شہید ہوئی۔ تو تم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ مگر قادیان میں نماز جمعہ کی آڑ میں تم نے مورچہ لگا دیا۔ اس میں بھی تمہیں ایسی ناکامی نصیب ہوئی کہ قیامت تک یاد رکھو گے۔ سوائے چند تنخواہ دار اور بھاڑے کے ٹٹوؤں کے تم کسی کو جیل خانے نہ بھجوا سکے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

اس موقع پر احراری سیخ پا ہو گئے۔ اور چلا اٹھے کہ ظفر علی مرزائی ہے۔ مرزائیوں کا تنخواہ دار ایجنٹ ہے۔ اس نے احمدیوں سے روپیہ لیا ہے۔ ایک مولوی نے کہا۔ ظفر علی قرآن غلط پڑھتا ہے۔ تفسیر غلط کرتا ہے۔ اس کی بات مت سنو۔ اس پر بڑا شور پڑ گیا۔ تو تو میں میں تک نوبت پہنچ گئی۔ ایک دوسرے پر آوازے کسے گئے۔ تھپڑ رسید کئے گئے۔ مکا بازی کے مظاہرے ہوئے۔ ایک نوجوان نے منبر پر چڑھ کر مولوی ظفر علی صاحب کے گلے کے پھولوں کے ہار توڑ ڈالے۔ اور ان پر حملہ کیا۔ مگر وہ خوش قسمتی سے لوگوں کے بیچ میں آجانے سے بال بال بچ گئے۔

ذرا شور تھما۔ تو مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

حاضرین! احراری تہذیب کا نمونہ اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ ان رقعوں میں مجھے ماں بہن کی گندی اور ناگفتہ بہ گالیاں دی گئی ہیں۔ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ پڑھ کر سناؤں۔ اور آپ کو اشتعال دلاؤں۔ لیکن میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ یہ میں ضرور کہوں گا۔ کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسے جاری کرو۔ قادیان میں دو چار شہدہ پرداز بھیجنے سے کام نہیں چلتا۔ یہ تو چندہ بٹورنے کے ڈھنگ ہیں۔ اگر مخالفت کرنی ہے۔ تو پہلے مبلغ تیار کرو۔ غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو۔ یہ کیا شرافت ہے۔ کہ دو چار پھکڑ اور بکواسی لونڈے قادیان میں بھیج کر مرزائیوں کو گالیاں دلوا دیں۔ کیا یہ تبلیغ اسلام ہے یہ تو اسلام کی مٹی خراب کرنا ہے۔

اس پر ایک احراری مولوی کھڑا ہو گیا۔ اور مولوی ظفر علی صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کیا تم تصدیق کرتے ہو۔ کہ مرزا محمود نے واقعی خدمت اسلام کی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ تین بار کہا۔ اس پر پھر شور مچ گیا۔ اور اسی شور دار و گیر میں جلسہ برخاست ہو گیا۔

۱۴ مارچ کی شام کو پھر مجلس نیلی پوشاں کا جلسہ اندرون دروازہ بھگتانوالہ میں ہوا۔ میر محمد الدین صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے کہا مسلمانو! آج احراریت کی تہذیب و شرافت کا جنازہ نکل گیا۔ مولوی ظفر علی صاحب کی احرار نے توہین کر کے اپنی اسلام فروشی اور غداری کا تازہ ثبوت دے دیا ہے۔ لیکن احراری غنڈے یاد رکھیں۔ انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا۔ بلکہ اپنے رستے میں کانٹے بکھیرے ہیں۔ آج احراریت مر گئی۔ اور برباد ہو گئی۔ برادران اسلام۔ گوش ہوش سے سن لو۔ احرار ایک ٹھگوں۔ اچکوں۔ شہدوں اور لفنگوں کی ٹولی ہے چندہ ان کا دھرم ہے۔ اگر اسلام کی حفاظت چاہتے ہو۔ تو ایک پھوٹی کوڑی بھی احرار کے کاسہ گدائی میں نہ ڈالو۔ اگر کوئی احراری پیسہ مانگے۔ تو اسے ڈنڈا دو۔ اگر کوئی چندہ لینے آئے۔ تو اسے جوتے لگاؤ۔ اسلام کو ان احرار کے نجس اور ناپاک وجود سے پاک کرو۔ اس کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ چندہ دینا بند کر دو۔ یہ آپ اپنی موت مر جائیں گے اگر آپ نے اپنا دست خیرات پیچھے ہٹا لیا۔ تو سمجھو۔ کہ احرار چند دن کے مہمان ہیں۔ زمین تو ان کے پاؤں کے نیچے سے نکل ہی گئی ہے۔ اب صرف اوندھے منہ گرنے کی دیر ہے۔ غور کرو مولانا ظفر علی خان قوم و ملت کی خاطر نظر بندی کی صعوبات اٹھا کر امرتسر میں پبلک کی درخواست پر تشریف لائے تھے۔ احرار نے ان کا خیر مقدم کرنے کی بجائے ان پر خاک اڑائی یاد رکھو۔ عطاء اللہ بخاری بھی رہا ہو کر آنے والا ہے۔ اس وقت اگر احرار جلوس نکالیں گے۔ تو ہم بھی آؤ بھگت کر کے دکھائیں گے۔ احراری کونسلوں کے ووٹ لینے کے لئے ہر قسم کے پاپڑ بیل رہے ہیں۔ ہم ان کو ووٹ کی بجائے ڈنڈا دیں گے۔

آج مسلمانو عہد کر لو۔ کہ احرار چونکہ اسلام کی سفید چادر پر سیاہ دھبہ ہیں۔ اس ناپاک داغ کو دور کر کے چھوڑیں گے۔ اپنی مجالس کو احرار کے منحوس وجود سے پاک کرو۔ احرار کا ایک ایجنٹ عبدالکریم مباہلہ والا امرتسر میں ہے۔ یہ خطرناک آدمی ہے۔ یہ چھپا ہوا مرزائی ہے۔ بڑے مرزا صاحب کا معتقد ہے۔ ان کو برا نہیں کہتا۔ صرف مرزا محمود کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ کسی ذاتی رنجش کی بناء پر ہے۔ اس کے فریب سے بچو۔ اگر یہ چندہ لینے آئے۔ تو اسے جوتے مارو۔ اگر کوئی احراری تم کو ملے۔ تو لاحول پڑھو۔ کیونکہ شیطان لاحول سے بھاگتا ہے۔

(نامہ نگار از امرتسر)

یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے

بہترین ٹریکٹس

انشوری گیان قرآن

اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود نوشتہ مضمون۔ جو پڑھنے والے کے دل پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیبی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ حجم ۲۴ صفحے۔ مگر قیمت صرف دو روپیہ سینکڑہ۔

اسوۂ کامل

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور اسوہ حسنہ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت ہی لطیف اور روح پرور تقریر ہے۔ پکولی سائز کے ۳۶ صفحات پر چھپی ہے۔ قیمت چار روپے سینکڑہ۔

دنیا کا ھادی

یہ جیبی سائز کے ۱۰۰ صفحوں کا رسالہ ہے اس میں اسلام اور حضرت نبی کریم صلعم کی صداقت پر غیر مسلم عورتوں کے مضامین جمع کئے گئے ہیں جو غیر مسلموں کو ضرور پڑھوانے چاہئیں۔ قیمت صرف چار روپیہ سینکڑہ۔

اسلام اور غلامی

یہ انگریزی زبان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے۔ انگریزی دان غیر مسلموں میں تقسیم کرنیکے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اصل قیمت ۵ مگر اس موقعہ کے لئے ۴

موجودہ بائیبل الہامی نہیں

عیسائی دوستوں میں تقسیم کرنیکے لئے نہایت مفید رسالہ ہے اسمیں بائیبل کی اصل حقیقت نہایت مؤثر اور متین انداز میں دکھلائی گئی ہے۔ حجم ۵۰ صفحہ۔ کاغذ اعلیٰ قیمت رعایتی فی نسخہ ۲

سیر قادیان و خلیفہ قادیان

یہ ایک سکھ ایڈیٹر کے لکھے ہوئے نہایت مؤثر اور مفید رسائل ہیں۔ جو غیر مسلموں میں کثرت سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ تاکہ ان کے دلوں میں جو جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں قیمت ہر دو نسخہ ۲

اچھوتوں میں تقسیم کرنیکے لئے

۱- اچھوتوں کی دردبھری کہانیاں

۲- اچھوتوں کی حالت زار

۳- اچھوت اُدھار اور وید شاستر

ان دنوں جب کہ اچھوتوں میں تبدیل مذہب کے متعلق جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور اچھوتوں میں ان رسائل کی تقسیم انشاء اللہ نہایت مفید ہوگی اصل قیمت تینوں کی ۹ ہے مگر اس موقعہ پر ۶ لی جائیگی۔ ان رسائل کے مفید ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ خود جنوبی ہند میں اچھوتوں کی ایک مشہور انجمن نے ہر سہ رسائل کی ڈیڑھ ہزار کاپیاں قیمتاً منگوا کر اپنے علاقہ میں تقسیم کیں۔

امید ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔

نوٹ:۔ علاوہ ازیں اسلام کی صداقت اور احمدیت کی تائید میں ہر قسم کی کتب ہمارے ہاں سے منگوائیے۔

خاکسار

ملک فضل حسین مینجر بک ڈپو۔ قادیان

وصیتیں

نمبر ۳۵۲۹ :- منکہ سید نذیر حسین ولد سید نیاز علی صاحب قوم سید پیشہ طبابت و زراعت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۷ء ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے اراضی موروثی ۱۲ کنال واقعہ موضع گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ قیمتی مبلغ دو صد روپیہ و مکان سکونتی خام واقعہ موضع گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ قیمتی مبلغ یکصد روپیہ۔ کل جائداد قیمتی -/۳۰۰ روپیہ کی ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ آمد پر ہے۔ جو کہ اندازاً اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ سید نذیر حسین سکنہ گھٹیالیاں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شریف احمد ولد چوہدری نواب خان۔ گواہ شد:۔ محمد منیر بقلم خود گھٹیالیاں۔

نمبر ۳۸۰۵ :- منکہ میاں اللہ دین ولد میاں قطب الدین صاحب قوم ڈرائچ پیشہ سوداگر چوب عمر قریباً ۷۰ سال ساکن جہلم خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک ٹکڑا زمین جس کی قیمت چار ہزار روپیہ ہے قیمت لکڑی موجودہ گودام قریباً ایک ہزار تین صد روپیہ۔ نقد روپیہ ایک ہزار سات سو۔ کل مالیت قریباً سات ہزار روپیہ ہے۔ میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر ہے۔ یہی جائداد میرے کاروبار کے چلنے کا ذریعہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور نیز یہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس جائداد کی قیمت سے منہا کیا جائیگا کل جائداد کی قیمت -/۷۰۰۰ روپے ہے۔

گواہ شد:۔ سعد الدین احمدی سینیئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔

العبد:۔ میاں اللہ دین ولد میاں قطب دین صاحب بقلم خود۔

گواہ شد:۔ عطا محمد امیر جماعت احمدیہ جہلم

نمبر ۳۹۱۱ :- منکہ عبد الرحیم خان ولد محمد عبد اللہ خان صاحب قوم قریش پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن حصاری ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ خان تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۴ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بکد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

۳۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۲ گاؤں میں میری اراضی ہے۔ جس میں ۸ گاؤں میں ملکیت اور چار میں رقبہ جات مرہونہ ہیں۔ العبد:۔ عبدالرحیم خان نمبردار وانعام خوار حصاری ضلع ہزارہ۔ گواہ شد:۔ حکیم عبدالواحد مسلم مشنری بالاکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد قلیچ خان۔ بالاکوٹ۔

نمبر ۱۰۱ ۴۶۔ منکہ آمنہ بی بی زوجہ محمد عبدالحق مجاہد قوم راجپوت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوماں وڈالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بکد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد زیور بمبلغ یکصد روپیہ ہے اور حق مہر یکصد روپیہ جو میرے خاوند نے مجھے زیور کی صورت میں ادا کردیا ہے۔ اس لئے کل جائیداد بمبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ آمنہ بی بی زوجہ محمد عبدالحق مجاہد نشان انگوٹھا۔ بھوماں وڈالہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم احمدی برادر حقیقی محمد عبدالحق۔ گواہ شد:۔ محمد عبدالحق مجاہد خاوند موصیہ۔

نمبر ۳۵۴۳۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ خداداد خان قوم احمدی عمر ۱۸ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بکد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (الف) نقد روپیہ ۴۳۴/- روپے جو میرے والد کے پاس امانت ہیں۔ (ب) حق مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ شوہر۔ العبد:۔ عائشہ بیگم بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ نورالدین احمدی دوکاندار قادیان۔ گواہ شد:۔ خداداد خان بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۴۴۸۲۔ منکہ بیگم بی بی زوجہ محمد الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ امامت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ماہ فروری ۱۹۱۰ء ساکن ڈسکہ کلاں تحصیل خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ماہوار یا سالانہ اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اور اس وقت میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ ہے، جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی جائیداد مذکورہ کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ پندرہ روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں کر چکی ہوں گی۔ اور اگر میں یہ مذکورہ رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نہ کرسکی۔ تو پھر میرا خاوند مندرجہ رقم ادا کرنے کا ذمہ وار ہوگا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد میری کسی قسم کی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کاتب الحروف عبدالغنی ولد فیروزدین:۔ العبد:۔ بیگم بی بی زوجہ محمد الدین قوم کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں حال قادیان۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد اسحٰق میر ولد محمد ابراہیم میر کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ محمد الدین بقلم خود ولد امیر بخش کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں۔

نمبر ۴۵۰۶۔ منکہ محمودہ بیگم زوجہ چودھری فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر قریباً ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف حق مہر ہے۔ جو مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی حصہ وصیت کا زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو یہ رقم اصل میں سے منہا کردی جائیگی اور اس کے علاوہ بعد وفات اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ العبد محمودہ بیگم بقلم خود ۲/۱۷۔ گواہ شد۔ عبدالواحد کارکن تحریک جدید قادیان گواہ شد۔ چودھری فضل الٰہی سب پوسٹ ماسٹر شجاع آباد

نمبر ۴۴۹۵۔ منکہ علی محمد ولد جلال دین قوم ارائیں پیشہ ملازمت اسٹنٹ مشن ہاسپٹل لاہور عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن ہمزہ غوث سیالکوٹ تحصیل وضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۱ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۸ دسمبر ۱۹۳۰ء۔ العبد علی محمد موصی۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم بقلم خود ہیڈ ڈرافٹسمین ہائیڈرو الیکٹرک برانچ لاہور۔ گواہ شد (ڈاکٹر) غلام مصطفٰے سکرٹری دھاپا لاہور

نمبر ۴۵۰۲:۔ منکہ سردار احمد ولد چودھری شیخ احمد صاحب قوم راجپوت دریاہ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مرابڑہ تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ فروری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ بلکہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب ایک سو چالیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بکد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصۂ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا:۔ فقط۔

العبد:۔ سردار احمد بی۔ ایس سی اسسٹنٹ دفتر پبلک سروس کمیشن دہلی مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۶ء

گواہ شد:۔ عبدالسلام عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ شملہ مقیم دہلی:

گواہ شد:۔ شیخ الحمد احمدی۔ ایجوکیشن ہیلتھ لینڈ لینڈز ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی:

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ مارچ - جرمنی نے لوکارنو کانفرنس میں شمولیت کے لئے لیگ کی دعوت کو دو شرائط پر منظور کر لیا ہے - پہلی شرط یہ ہے - کہ بحث مساوات کی بنیاد پر کی جائے - دوسری یہ کہ معاہدہ لوکارنو پر مسٹر ہٹلر کی تجاویز صلح کے ساتھ ساتھ غور کیا جائے - فرانسیسی مندوب ایم فلینڈن نے ایک بیان میں کہا - کہ وہ جرمنی کی دوسری شرط پر بحث کرنے کی نسبت لنڈن اور کونسل کو چھوڑ دینا پسند کرے گا -

کلکتہ ۱۶ مارچ - کارپوریشن کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں کل دو جلسوں میں خوب ہنگامہ برپا ہوا - جلسوں کے صدروں پر جوتیاں پھینکی گئیں - کرسی صدارت اٹھا لی گئی - مسٹر جے سی گپتا جو ایک جلسہ کا صدر تھا - کانگرسی امیدواروں کے حق میں تقریر کر رہا تھا - کہ اس کے نیچے سے کرسی کھینچ کر اسے زمین پر گرا دیا گیا -

جالندھر ۱۶ مارچ - گورنمنٹ ہائی سکول کے ہال میں میٹرک کے طلبہ کے امتحان کے سلسلہ میں حساب کا پرچہ (الف) تقسیم کیا جا رہا تھا - کہ ایک امیدوار کو اس کی بجائے جیومیٹری کا پرچہ دے دیا گیا - اور اس طرح وہ پرچہ آؤٹ ہو گیا - معلوم ہونے پر یونیورسٹی کے حکام کو فوراً اطلاع دی گئی -

پیرس ۱۶ مارچ - عدیس آبابا سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی فوج نے شمالی محاذ پر زبردست حملہ کر دیا ہے اور امبالاگی کے علاقہ میں شدت کی لڑائی ہو رہی ہے - اطالوی سپاہیوں کی بھاری تعداد ہلاک ہو گئی ہے اور متعدد ٹینک بھی حبشیوں کے ہاتھ آئے ہیں -

لاہور ۱۶ مارچ - سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کے رخصت پر جانے کی اطلاع ایسوسی ایٹڈ پریس کی تحقیقات کے رو سے بے بنیاد ثابت ہوئی ہے -

نئی دہلی ۱۶ مارچ - اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کہ برما اور چین کی سرحد پر چینی بہت شورش کر رہے ہیں - جس چینی فوج کو قیام امن کے لئے بھیجا گیا اس نے چینی علاقہ کے گاؤں نذر آتش کر دئے -

لاہور ۱۶ مارچ - کل قضیہ شہید گنج کی مصالحتی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا - راجہ نریندر ناتھ صدر منتخب ہوئے - اجلاس کے خاتمہ پر کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا - جس میں اخبارات اور تمام فرقوں کے رہنماؤں سے تعاون اور امداد کی اپیل کی گئی ہے -

جموں ۱۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے انسپکٹر مدارس نے جملہ مڈل سکولوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے - جس کا منشا یہ ہے - کہ کشمیر کے تمام مڈل سکولوں سے ہندی خارج کر دی جائے -

ناسک ۱۶ مارچ - پنڈت مالویہ اچھوتوں کی اصلاح کے متعلق تقریر کر کے کہیں سے آ رہے تھے - کہ سناتنی ہندوؤں نے ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی - پرنتبیول نے انہیں گالیاں دیں اور جگت گورو شنکر آچاریہ کو زد و کوب کیا گیا -

نئی دہلی ۱۶ مارچ - ہز ایکسی لنسی وائسرائے ۸ اپریل کو ۱۱ بجے صبح اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ایک مخلوط اجلاس کے سامنے اپنی الوداعی تقریر کریں گے -

لنڈن ۱۶ مارچ - رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ جرمنی رائن لینڈ سے فوجیں واپس بلانے کی بجائے افواج میں اضافہ کر رہا ہے -

کوئٹہ ۱۶ مارچ - آج صبح تین بجکر پچیس منٹ پر کوئٹہ میں زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا - جو پانچ سیکنڈ تک جاری رہا لیکن کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی -

ماسکو ۱۶ مارچ - فرانسیسی سینیٹ کی فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کی تصدیق پر روسی اخبارات مسرت کا اظہار کر رہے ہیں -

رنگون ۱۶ مارچ - رنگا ٹنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں آگ لگ جانے سے ۴۰۰ مکانات جن میں سے بیشتر لکڑی کے تھے - جل کر خاکستر ہو گئے - تین لاکھ سے زائد روپیہ کا اندازہ لگایا جاتا ہے -

نئی دہلی ۱۶ مارچ - آج اسمبلی میں دو مسودہ ہائے قانون پیش کئے گئے - سر فرینک نائس نے قانون کارخانجات ۱۹۳۴ء میں ترمیم کے متعلق مسودہ پیش کیا - دوسرا مسودہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے پیش کیا - جو بندرگاہ کوچین کے متعلق ہے

لنڈن ۱۶ مارچ - مجلس اقوام کے حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے - کہ جرمنی کے تازہ ترین جواب سے حالات میں کسی قسم کی بہتری کی صورت پیدا نہیں ہوئی - اور حالات بدستور مایوس کن ہیں - برطانوی اور اطالوی نمائندوں کی تقاریر کا بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے -

کراچی ۱۶ مارچ - کراچی کے دس مسلمان رہنماؤں کو حکم دیا گیا ہے - کہ وہ ۱۹ مارچ کے جلوس میں جو ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو گولی چلنے کے سلسلہ میں نکالا جائے گا کسی قسم کا حصہ نہ لیں - ان میں بلدیہ کراچی کے اراکین بھی شامل ہیں

لاہور ۱۶ مارچ - آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں سردار حبیب اللہ اور ایم اے غنی نے مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے متعلق سوالات دریافت کئے - جس کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا - کہ مسجد شاہ چراغ جون ۱۹۳۶ء تک مسلمانوں کے حوالہ کر دی جائے گی -

ڈھاکہ ۱۶ مارچ - ڈھاکہ شہر میں چیچک کی وبا پھیل جانے کی وجہ سے سکول کالج اور سینما یکم اپریل تک بند کر دئے گئے ہیں -

کعبۃ المقدس ۱۶ مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۸ مارچ کو دو انگریز سپاہی مسجد اقصیٰ کے منبر کا کچھ حصہ توڑ رہے تھے کہ محافظین نے انہیں دیکھ لیا اور گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا -

نئی دہلی ۱۶ مارچ - اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد دکن نے ۱۳ مارچ کو نماز جمعہ شاہی مسجد دہلی میں ادا کی - شہزادہ اعظم جاہ بہادر نواب معظم جاہ بہادر کے علاوہ دیگر امراء اور وزراء بھی آپ کی معیت میں تھے -

استنبول (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ترکیہ نے معاہدہ لوزان کی متعلقہ حکومتوں کو ایک یادداشت کے ذریعہ مطلع کیا ہے - کہ درِ دانیال کی قلعہ بندی ترکیہ کا حق ہے - اور وہ اس حق کو حاصل کرے گا -

امرتسر ۱۶ مارچ - گیہوں تیار ۳ روپے ۴ آنہ ۹ پائی - نخود تیار ۲ روپے اور چاندی دیسی ۹۴ روپے ۴ آنے ہے

نئی دہلی ۱۶ مارچ - کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک رکن نے ایک قرارداد پیش کی - جس میں حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ حکومت جنگجو اور غیر جنگجو قوموں کا امتیاز مٹا دے - اور ہر نوجوان کو فوجی سکول میں داخل ہونے کا موقع دے -

ملتان ۱۶ مارچ - ڈسٹرکٹ سشن جج ملتان نے ڈی اے وی سکول کی مسجد کا مقدمہ سنا دیا ہے - مسلمانوں نے اپیل کی تھی کہ چونکہ وہ عمارت ایک مسجد ہے اس لئے انہیں وہاں فریضہ نماز ادا کرنے کی اجازت دی جائے - سشن جج نے اپیل خارج کر دی ہے

نئی دہلی ۱۶ مارچ - آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر موہن لال سکسینہ نے ہندوستان کے لئے ایک امتیازی جھنڈا بنانے کے متعلق سوال کیا - جس کے جواب میں سر ہنری کریک نے کہا - کہ ہندوستان کے لئے امتیازی جھنڈا وہی ہے - جو حضور وائسرائے کے لئے مہیا کیا گیا ہے - یعنی یونین جیک ہی اور جھنڈے کا سوال اس وقت طے کیا جائے - جب ہندوستان میں وفاقی حکومت قائم ہو جائے -

عدیس آبابا ۱۶ مارچ - شہنشاہ حبشہ نے حکم جاری کیا ہے - کہ اگر کسی شخص نے غیر ملکیوں کے جان و مال کو ذرا بھی نقصان پہنچایا - تو اسے سزائے موت دی جائے گی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی